والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

# استفتاء

## مع جواب در جواز مولود شریف

مرتبہ و مؤلفہ

عالم الہی فاضل لوذعی۔ جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولانا سید شاہ
حسن میاں صاحب سجادات مفوضہ۔ خلف الرشید واقف نکات تصوف و اسرار
خفی و جلی حضرت مولانا سید سلیمان شاہ صاحب حاذق

پھلواری شریف ضلع پٹنہ

سنہ ۱۳۲۳ ہجری

نامی مطبع نیر اعظم مراد آباد میں ایس ابن علی پرنٹر و پبلشر
کے اہتمام سے طبع ہوا

اوّل مرتبہ ایک ہزار جلد — نمبر ۲۷ [illegible] — قیمت فی جلد [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حامداً ومصلیاً

## مولود شریف کے متعلق استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اس ہیئت کذائی سے مولود شریف کرتا ہے جیسا کہ فی زمانہ عوام میں ہوتا ہے یعنی ذکر مولود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہیں اور اس مجلس میں شیرینی تقسیم کرتے ہیں پھول و ہار و عود وغیرہ لاتے و جلاتے ہیں۔ اور قیام وقت ذکر ولادت کرتے ہیں۔ و دن و ماہ و تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ اس کا جواز قرآن و حدیث و قول و فعل صحابہ و قول و فعل بزرگان دین سے ثابت کر کے جواب دیں۔ فقط

## الجواب

آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر

موجب ہزاران فرحت و سرور و برکت ہے۔ اور صورت مسئولہ میں بھی کوئی امر
خلاف شرع۔ اور منافی حکم خدا و رسول اور ناروا نہیں ہے۔ اسلئے مولود
شریف بہیات کذائیہ جائز و درست و مندوب ہے۔ حضرت مولانا عبدالحی
فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مجموعہ فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں کہ ثویبہ[1]
کنیز ابولہب چون خبر ولادت با سعادت بہ ابولہب رسانید او خوش شدہ
آزاد نمود۔ بعد مردنش بخواب دیدند و از حال پرسیدند۔ گفت کہ از روز
موت بعذاب گرفتارم لیکن شب ہر دو شنبہ بہ برکت خوشی میلاد
شریف تخفیف عذاب است۔ ہرگاہ بفرحت مولد آن سرور ابولہب شقی را تخفیف
عذاب شد پس احدی از امت او کہ بمولد او سرور۔ سرور خواہد کرد و بحسب
مقدرت در محبت آنحضرت خرچ خواہد کرد۔ چگونہ بہ درجات علیٰ نہ خواہد رسید
قال النبی صلعم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا و اجر من عمل بھا
کذا قال المحدث ابو الفرج بن الجوزی الشیخ عبدالحق المحدث الدہلوی رح
وغیرہما (جلد ۳ صفحہ ۱۳۲)

---

[1] یعنی ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے جب حضور صلعم کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی تو وہ
خوش ہو کر اوسے آزاد کر دیا۔ اسکی مرنیکے بعد لوگوں نے خواب میں حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ
آپ کی ولادت کی خوشی کی برکت سے ہر شب دو شنبہ کو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے
تو جب ابولہب کو تخفیف عذاب ہو تو اگر کوئی اونکی امت کا آدمی اونکے میلاد کی خوشیاں
منائے۔ اور آپ کی محبت میں حسب مقدرت خرچ کرے۔ تو اوسے کیونکر نہ اجر
عظیم ملیگا۔ تمام محدثین ایسا ہی لکھتے ہیں۔

اور دوسری جگہہ بڑی تمہید و اثبات مقدمات کے بعد فرماتے ہیں کہ ذکر
مولود شریف ہرگز بدعت ضلالت نہیں دو وجہ سے - ایک یہ کہ ذکر مولود عبارت
اس سے ہی کہ بیان کرنیوالا قرآن کی کوئی آیت یا کوئی حدیث پڑھ کر اوس کی
شرح میں کچھ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل معجزات اور زیادہ تر
آپ کی ولادت باسعادت کے احوال و خوارق و مثل آن کا ذکر کرے[1] -
اور اس کا وجود زمانہ نبوی و زمانہ اصحاب رض میں بھی تھا اگرچہ وہ صحبت و مجلس
و محفل مولود کے نام سے مسمی نہ تھی - ماہرین فن حدیث پر مخفی نہیں کہ صحابہ اپنی مجالس
مین فضائل نبویہ و کیفیات ولادت احمدیہ بیان فرماتے تھے - اور صحاح مین مروی ہے
کہ حضور انور روحی فداہ نے حضرت حسان بن ثابت رض کو مسجد مین منبر پر بٹھایا اور انہوں نے
مدائح نبویہ نظم مین پڑھیں - اور اس پر حضرت نے آفرین دعا دی - اور دیوان حسان کے
دیکھنے والونکو معلوم ہوگا کہ اونکے قصائد مین حضور پر نور کے معجزات - ذکر نسب و کیفیات
ولادت وغیرہ موجود ہیں - پس ذکر مولود اور جناب حسان رض کے منبر پر قصیدہ نعتیہ وغیرہ پڑھنے
مین کوئی ایسا فرق نہیں معلوم ہوتا - مولود شریف مین بھی ایسا ہی قصائد مدحیہ وغیرہ پڑھی جاتی ہیں

---

[1] اتنا مین ضرور کہونگا کہ ہندوستان کے موجودہ طریقہ ذکر میلاد مین عوام الناس واقعی
بہت افراط و تفریط کرتے مین - مولود خوان کتابیں کہو لکے تلاوت کی طرح پڑھ
دیتا ہے - غلط اور لغو روایتیں بھی پڑھی جاتی ہین - لوگ مولود سننے کو جاتے ہین - لیکن
محفل مین گپ شپ کرتے ہین - آنحضرت صلعم کا نام نامی لیا جاتا ہے مگر درود و سلام بھی نہیں پڑھتے
اور بد خلقی و بے پروائی سے بیٹھتے ہین اور ادب و تعظیم کا خیال نہین کرتے وغیر ذلک - ایسی
باتوں سے مسلمانوں کو ضرور پرہیز لازم ہے - ورنہ ثواب کے بدلے عذاب کے مستحق ہونگے
مولود شریف کے بیان کا طریقہ وہ ہے جسکو مولانا عبد الحی رح نے بیان فرمایا - اور جیسا کہ
حرمین میں دستور ہے - والسلام ۱۲ - حسن

صاحبو! بعض بزرگان دین ذکر میلاد خیر البشر کو قرآن پاک کی رو سے ضروری اور لازمی ثابت کرتے ہیں۔ پارہ چہارم میں خداوند عزوجل ارشاد فرماتا ہے "لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم" الآیہ یعنی خدا نے مسلمانوں پر بڑا ہی فضل و کرم اور احسان کیا کہ انہیں انہی کا ایک رسول بھیجا الخ۔ اور دوسری جگہ سورہ والضحیٰ میں ارشاد ہوتا ہے "واما بنعمۃ ربک فحدث"۔ اور لوگوں سے اپنے پروردگار کے احسان و فضل و کرم کا تذکرہ کرتے رہنا یہ بھی شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے۔ اور دوسری جگہ ہے "واذکروا نعمۃ اللہ علیکم" کہ ذکر کرو نعمت و فضل الٰہی کا جو تم پر ہے"! اب ان دونوں آیتوں کے ملانے سے حاصل یہ ہوا کہ چونکہ آنحضرت کا اس عالم میں تشریف لانا خدا کی ایک بڑی نعمت ہے۔ اس لئے اس کا تذکرہ کرتے رہنا چاہئے!

اب رہا شیرینی تقسیم کرنا پھول اور ہار وغیرہ لانا۔ اور عود و خوشبو جلانا۔ تو ہماری پاک شریعت میں ان چیزوں کی کوئی ممانعت نہیں بلکہ مٹھائی شیرینی اور طیب خوشبو کو حضور انور صلعم بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں ہے۔ لہٰذا یہ ایک عمدہ طریقہ ہے۔ اور کتاب ازالۃ الاوہام میں یوں لکھا ہے کہ "زینت محفل و تقسیم شیرینی کے منع نہ ہونے پر یہ آیت صریح دلیل ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق" یعنی کہدو کہ کس نے حرام کی خدا کی زینت کو جو نکالی ہے اپنے بندوں کے لئے اور پاکیزہ رزق کو" اس آیت کے عموم الفاظ سے ثابت ہوا کہ محفل کی زیبائش اور عمدہ کھانے کی چیز کھانا اور کھلانا کسی وقت میں حرام نہیں ہے۔ لیکن ہر وقت تو کوئی یہ امور کر نہیں سکتا البتہ مواقع و جشن

سرور میں کرتے ہیں اور حضرت کے ذکر ولادت و مقام شریف سے بہتر کونسا فرحت و سرور کا موقع ہوگا الخ'' اور اسی کتاب میں ہے کہ ''کہا امام نووی رح کے استاد حافظ ابو شامہ شیخ نے

''مما یفعل فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلعم من الصدقات و المعروف و اظہار الزینۃ والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان مشعر بمحبتہ صلعم و تعظیمہ فی قلب فاعل ذلک و یشکر اللّٰہ علی ما من بہ من ایجاد رسول اللّٰہ صلعم''

کہ جو کچھ کیا جاتا ہے تاریخ ولادت صلعم میں صدقات اور زیبائش اور خوشی سے علاوہ جو بھلائی و نیکی کے ایک اور فائدہ ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے دل میں آنحضرت صلعم کی محبت و تعظیم ہے اور یہ کہ وہ اللہ کا شکر کرتا ہے کہ اس نے بہیر احسان فرمایا کہ ایسا رسول میری طرف بھیجا''

اور اسی میں ہے کہ صاحب تفسیر روح البیان نے سورۂ فتح میں لکھا ہے کہ ''ومن تعظیمہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عمل المولد'' یعنی حضرت کی تعظیم میں داخل ہے یہ بھی کہ آپ کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے۔ تحقیق الحق میں ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث لکھتے ہیں اور اسی کو علمائے حرمین شریفین نے اپنے فتووں میں نقل کیا ہے کہ ''قد ابسط الکلام فی ترغیب مولد النبی قال فلا زال اھل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام و سایر بلاد العرب من المشرق و المغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی و یفرحون الخ'' یعنی ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین اور مصر اور یمن اور شام اور کل بلاد عرب کے لوگ مشرق سے مغرب تک محفل میلاد کرتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کے آنے کی بڑی خوشی کرتے ہیں الخ''

مسلمانو! یہی حال دن تاریخ ماہ مقرر کرنیکا۔ اور نداعی یعنی لوگوں کو جمع کرنے کا ہے
واضح ہو کہ مولود شریف کا یہ طور خاص البتہ قرون ثلثہ میں نہ تھا لیکن یہ طریقہ خیر ہے۔ اس میں
کوئی بات موجب گناہ یا خلاف تعلیم اسلام نہیں ہے کیونکہ شریعت میں تداعی کار خیر کیلئے منع
نہیں بلکہ ثابت ہے۔ چنانچہ جناب مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں "در شرع
اجتماع مردم برای فرحت و سرور آمدہ است" وہم گاہے حضرت بلال رضہ حسب امر رسول مختار
کوچہ و بازار اطلاع وعظ و بیان آنحضرت صلعم می کردند۔ لہذا اہل شرع اجازت آن
می دہند و این را بدعت مندوبہ می نگارند و فاعلش مثاب و ماجور است" (مجموعہ فتاوی
جلد ۳) کہ شرع میں فرحت و سرور کے لئے لوگوں کا جمع کرنا آیا ہے۔ اور کبھی کبھی جناب بلال
حضور کے وعظ کی اطلاع تداعی کوچہ و بازار میں کرتے تھے۔ لہذا اہل شرع
اسکی اجازت دیتے اور اس کو "بدعت مندوبہ" کہتے اور اس کے فاعل کو مثاب و ماجور
سمجھتے ہیں"۔ نیز لوگوں کا اجتماع و نداعی نشر علم کے لئے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور میلاد شریف
بیان میلاد خیر البشر۔ نشر علم کا ایک فرد ہے۔

مجموعہ فتاوی میں ہے کہ حدیث صحیح میں مروی ہے کہ جب حضور کے مرض موت میں سورہ
اذا جاء نازل ہوئی تو حضرت صلعم جمعرات کے دن ممبر پر تشریف لائے۔ بلال رضہ
نے مدینہ میں تمام منادی کی۔ رسولخدا صلعم کی وصیت سننے کے لئے تمام مرد و زن چھوٹے
بڑے جمع ہوئے۔ آپ کو جو فرمانا تھا فرمایا" اس حدیث سے اجتماع مردم اور تقرر یوم بھی
ثابت ہوا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ نے اپنے وعظ کے لئے جمعرات کا دن مقرر

کیا تھا اور ہر پنجشنبہ کو وعظ فرماتے تھے۔

رہا قیام کا مسئلہ۔ تو قیام کو کوئی فرض و لازمی۔ اور اس کے تارک کو مستحق عذاب نہیں کہتا ہے لیکن بزرگان دین نے یہ ایک ادب رکھا ہے۔ علمائے حرمین شریفین کا معمول ہے کہ جب ولادت کا ذکر آتا ہے تو ذوق و شوق میں کھڑے ہو جاتے۔ اور حضور روحی فداہ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں۔ اور اس میں کوئی حرج شرعی یا گناہ۔ یا اسکی کہیں ممانعت نہیں ہے۔ نہ یہ معاذ اللہ شرک و کفر ہے۔ امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مولد میں فرماتے ہیں وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمۃ ذو روایۃ الخ کہ حضور کے ولادت کے ذکر کے وقت قیام کو بڑے بڑے ائمہ ذو روایت نے مستحسن کہا ہے۔ کذا فی مجموعۃ الفتاوے و تحقیق الحق و دافع الاوہام۔ اور کتاب تحقیق الحق میں ہے کہ "حضرت امام زینی تحریر فرماتے ہیں استحسن العلماء القیام عند ذکر الولادۃ وقال العلماء الحنبلیۃ عند ذکر ولادتہ صلعم القیام واجب الخ" یعنی علمائے حنبلیہ نے قیام کو واجب کہا ہے اور یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ خاص کر اسی وقت جبکہ ولادت کا ذکر ہوتا ہے تم کیوں کھڑے ہوتے ہو۔ شروع سے آخر تک یا جب جب نام نامی لیا جائے کیوں نہیں کھڑے ہوتے تو صاحب دافع الاوہام لکھتے ہیں کہ "جواب اسکا یہ ہے کہ قیام کرنا ہمارا خاص اس موقع میں اس مناسبت سے ہے کہ ولادت کے معنی یہ ہیں کہ آپ اس عالم میں تشریف لائے۔ اور تشریف آوری کی تعظیم کو شرعاً مناسبت ہے قیام سے۔ اور ہر وقت کے نام لینے میں یہ مناسبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ کا پیدا ہونا رحمت عام ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ہمنے تمکو تمام عالم کے لئے رحمت بناکر بھیجا ہی) اور رحمت و فضل الٰہی پر فرحت و سرور کرنا ثابت ہی قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذٰلک فلیفرحوا (کہدو کہ خدا کے فضل و رحمت کے شائق (مومنین) فرحت و سرور کریں)؛ پس یہ ذکر بشارت رسان (ولادت شریف) کا بیان بشکر اظہار فرحت و سرور کے لئے قیام کرنا اور بات ہی اور خواہی نخواہی جابجا کھڑا ہونا اور بات ہے یہی وجہ ہی کہ جسوقت کوئی شخص روایت میلاد کو بطور کتب تواریخ مطالعہ کرے یا دوسرے کو تعلیم دے۔ یا بطریق اخبار خوانی پڑھ کر سناوے وغیرہ ان صورتوں میں قیام کا دستور نہیں اسلئے کہ یہاں ذاکر و سامع کا مقصد صرف اطلاع حال ہے نہ اظہار مسرت و سرور اور جلسۂ میلاد شریف کا مقصود فرحت و سرور و شکر و منت الٰہی کا اظہار ہی۔ الخ"

اور حضرات اہل کشف و شہود قیام کی وجہ کچھ اور ہی بیان فرماتے ہیں۔ اور اپنی جگہہ پر وہ بھی بہت درست ہی لیکن عوام کو اس سے سروکار نہیں۔ ان حضرات کو کبھی کبھی ایک اور ہی لذت پیدا ہوتی ہی۔ من ذاق ذاق حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں "مشرب فقیر کا یہ ہی کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں"

المختصر مولود شریف کا یہ طریقہ کہ دن و تاریخ و ماہ مقرر کرتے۔ لوگونکو جمع کرتے خوشبو جلاتے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل معجزات و احوال و کیفیات ولادت باسعادت (مگر صحیح صحیح روایات سے) بیان کیجاتی ہیں۔ اور وقت ذکر ولادت کے قیام کرتے ہیں۔ (مگر رسول خدا صلعم کو اسوقت حاضر ناظر نہیں جانتے) اور حاضرین

ہیں تیسری تقسیم موتی ہی بیشک درست و طریقہ پسندیدہ و مستحسن ہے ۔ تمام اکابر سلف ۔ بزرگان دین ۔
علما، صوفیہ محدثین مثل علامہ امام ابو الخیر سخاوی [1] ۔ علامہ ابن الحاج [2] ۔ علامہ جزری [3]
امام جلال الدین سیوطی [4] ۔ امام نووی [5] ۔ علامہ حافظ ابو شامہ [6] ۔ امام شمس الدین صاحب [7]
حصن حصین ۔ شیخ ابن حجر عسقلانی [8] ۔ ملا علی قاری [9] ۔ امام قسطلانی [10] ۔ امام ابو سعید اورابی [11]
امام برزنجی [12] ۔ ابو زرعہ عراقی [13] ۔ صاحب مجمع البحار [14] ۔ حافظ عماد ابن کثیر [15] ۔ علامہ اسمعیل افندی [16]
شیخ المشائخ علامہ عمر موصلی [17] ۔ شیخ الائمہ ابو محمد بن عبد العزیز بن عبد السلام ملقب بہ [18]
سلطان العلماء [19] ۔ حضرت شاہ ولی اللہ [20] ۔ حضرت شیخ عبد الحق [21] ۔ علامہ ابن جوزی [22] ۔ علامہ [23]
برہان الدین حلبی ۔ علامہ محمد بن یوسف شامی [24] ۔ امام قرطبی [25] ۔ ابن حجر ہیتمی [26] ۔ علامہ ابو جعفر [27]
کتانی دمشقی حنفی ۔ مولانا شاہ عبد العزیز [28] ۔ مولانا عبد الحی [29] ۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب [30]
وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اور تمام علمائے مصر و شام و روم و اندلس ۔ اور علمائے
حرمین شریفین مولود شریف کے قائل و فاعل ہیں ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

کئی مہینے ہوئے کہ اہل حدیث امرتسر میں بھی استفسار مع جواب شائع ہوا تھا جس میں
لکھا جاتا ہے کہ آنحضرت کے احوال صرف ولادت ہی نہیں ۔ معراج ۔ ہجرت ۔ معجزات وغیرہ
سب آنحضرت صلعم کے احوال ہیں ۔ انہیں سے صرف تذکرہ ولادت کو کیا خصوصیت ہے کہ اس کا نام
مجلس خاص ہوتی ہے الخ ۔ واضح ہو کہ حضور اقدس صلعم کے جتنے احوال ہیں سب کا ہم مسلمان
بیان کرتے ہیں ۔ اور مولود شریف میں بھی حضرت کے بعض دیگر احوال بیان کئے جاتے
ہیں ۔ اور مولود شریف میں سوائے ذکر نبوی صلعم کے ہرگز اور کوئی خصوصیت ملحوظ نہیں

(جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے) یہ جو اعتراض کیا گیا ہے کہ "اس کا نام مولود شریف" ہی کیوں رکھا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ گو اس محفل میں آنحضرت کے معجزات۔ فضائل وغیرہ کا بیان ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ تر اس مجلس میں ولادت باسعادت ہی کا ذکر ہوتا ہے۔ ولادت باسعادت کا خاصکر ذکر و بیان اسلئے کیا جاتا ہے کہ یہ خداوند کی ہم پر بہت بڑی نعمت اور بڑا فضل و احسان ہے۔ اور یہی (ولادت باسعادت) ہماری تمام خیر و برکت کا باعث ہے پھر اسکا ذکر اور اس ذریعہ سے ہم خدا کا شکر کیوں نہ کریں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اسکا ثبوت ہرگز شریعت میں نہیں۔ اور جسکا ثبوت شریعت میں نہیں وہ محدث و بدعت ہے اور جو بدعت ہے وہ ضلالت و گمراہی ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ الخ

حضرات! محدث اوس امر کو کہتے ہیں کہ جس کا وجود نہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ہو۔ نہ صحابہ اور نہ تابعین کے، زمانوں (قرون ثلثہ) میں اور نہ کتاب و سنت و اجماع و قیاس (ادلۂ اربعہ) سے اسکی کوئی اصل ثابت ہو۔ علامہ سید شریف نے حواشی مشکوٰۃ شرح حدیث من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد میں فرماتے ہیں "المعنی ان من احدث فی الاسلام رأیاً لم یکن لہ من الکتاب والسنۃ سند ظاہر او خفی ملفوظ او مستنبط فہو مردود علیہ یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اسلام میں کوئی نئی بات پیدا کرے جسکی کوئی سند کھلی یا پوشیدہ۔ ملفوظ یعنی صریحاً و لفظاً موجود ہو) یا مستنبط قرآن و حدیث سے نہو تو وہ امر اسی پر رد ہے"

مولانا عبد الحی رح مجموعہ فتاویٰ میں نقل کرتے ہیں کہ فاضل عینی ابن صفی شرح

اربعین نووی میں لکھتے ہیں " فان قلت قد اشتهران البدعة نوعان حسنة و سيئة فكيف يكون كل بدعة ضلالة بلا تخصيص قلت المراد من البدعة فی الحديث البدعة الشرعية وهی ما ليس له دليل شرعی وكل ما فعله الشارع او امر به فهو ليس ببدعة شرعية " کہ اگر تم یہ کہو کہ مشہور یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں حسنہ و سیئہ تو پھر ہر بدعت بلا تخصیص ضلالت کیونکر ہوگی ؟ تو جواب سنو! اس حدیث " وکل بدعة ضلالة " میں بدعت سے مراد بدعت شرعیہ ہے ۔ اور شرع میں بدعت وہ امر ہے جسکی کوئی دلیل شرعی نہ ہو اور جس امر کا فاعل یا آمر شارع ہو وہ بدعت شرعیہ نہیں ہے " اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں " قوله من احدث حدثا ای فعل فعلا لا اصل له فی الشرع " کہ من احدث سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا فعل کرے جسکی اصل شرع میں نہ ہو (مجموعہ فتاوی) اور فتح الباری میں ہے " والمراد بها ما احدث وليس له اصل فی الشرع تسمی فی عرف الشرع بدعة وما كان له اصل فی الشرع فليس ببدعة والبدعة فی عرف الشرع مذمومة بخلاف اللغة " کہ دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے اور شرع میں اسکی اصلیت نہ ہو تو اسکا نام عرف شرع میں بدعت ہے اور جسکی اصلیت موجود ہو وہ بدعت نہیں بدعت عرف شرعی میں مذموم ہے بخلاف لغت کے (مجموعہ فتاوی) المصقول میں ہے ۔ قال الشافعی رح ما احدث وخالف كتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضالة وما احدث من الخير ولم يخالف شيئا من ذلك فهو البدعة المحمودة " اور ایسا ہی علامہ قسطلانی نے بھی لکھا ہے کہ امام شافعی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دین میں جو نئی بات پیدا کرے ۔ اور قرآن ۔ یا حدیث

یا اجماع - یا اثر کے مخالف ہو وہ بدعت ضلالہ ہے - اور جو کوئی بھلی بات ہو اور اسکے مخالف نہو تو وہ بدعت محمودہ ہے (کشاف جلد اول) اور ایسا ہی قسطلانی نے ارشاد الساری میں لکھا ہے - چنانچہ اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح ہمیشہ ادا ہوتے دیکھ کر نعم البدعۃ فرمایا تہا - اور جنگ یمامہ میں جب بہت سے حفاظ و قرا شہید ہوئے تو حضرت عمر نے جناب ابوبکر کو صلاح دی کہ قرآن جمع کیا جائے حضرت ابوبکر نے کہا : میں کیسی ایسے کام کو جسے رسول خدا نے نہیں کیا ہو کیونکر کروں ؟ حضرت فاروق نے فرمایا واللہ ہو خیر یعنی ایسا کام بہتر ہے - چنانچہ قرآن جمع ہوا - ملا علی قاری رح فرماتے ہیں : ای ہذا الجمع فی المصحف والکتابۃ فی مصحف واحد وان کان بدعۃ لکن لاجل الحفظ خیر محض یعنی قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا اگرچہ بدعت ہے لیکن چونکہ حفظ قرآن کے خیال سے ہے لہذا یہ خیر محض ہے - صاحب کشاف فرماتے ہیں کہ حاصل کلام یہ ہے کہ جو امر حادث موافق اصلہ اور اسکے ہو اور اس سے کوئی محذور شرعی لازم نہ آئے وہ بدعت حسنہ ہے اور جو مخالف ہو شریعت یا اثر کا وہ بدعت سیئہ ہے - بدعت کے پانچ احکام ہیں بعض بدعات واجب ہیں جیسے علم صرف نحو و لغت و ادب وغیرہ کا تعلم و تعلیم کہ فہم قرآن و حدیث انپر موقوف ہے - بعضے حرام جیسے مذاہب اہل بدع جبریہ و قدریہ وغیرہما - بعض مباح جیسے عمدہ کپڑے پہننا - اچھی غذا وغیرہ کہانا - بعض مکروہ جیسے نقش و نگار مساجد و مصاحف وغیرہ - اور بعض نے اسے مباح میں داخل کیا ہے - اور بعض مستحسن و مندوب ہیں جیسے مدرسے - مسافر خانہ وغیرہ بنانا اور لکھنا -

نصرۃ المجتہدین میں ہے کہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں "البدعۃ المذمومۃ
ہو المحدث فی الدین من غیر ان یکون فی عہد الصحابۃ والتابعین ولا دل علیہ الدلیل
الشرعی" یعنی بدعت مذمومہ وہ ہے جو دین میں پیدا ہوئی ہو - اور اسکا وجود نہ صحابہ نہ
تابعین کے زمانے میں ہوا اور نہ اسکی کوئی دلیل شرعی ہو" اور ایسا ہی مجالس الابرار وغیرہ
میں ہے - مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ حضور پر نور سرور کائنات علیہ وآلہ الف الف صلوات
وتحیات نے فرمایا کہ "من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ
من الاثم الخ یعنی جو شخص کسی بدعت ضلالت کا بانی ہو کہ جس سے خدا ورسول راضی نہ ہو
تو اسپر گناہ ہوگا الخ اس حدیث میں صریح قید بدعت ضلالت کی ہے - چنانچہ حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں - "کسیکہ بدعتی
پیدا کند بدعت ضلالت کہ راضی نیست ازان خدا ورسول بخلاف بدعت حسنہ کہ
دروے مصلحت دین وتقویت وترویج آن باشد الخ"
"کتاب العہود والمواثیق" میں امام عبدالوہاب شعرانی رح بدعت کی بحث میں لکھتے
ہیں" ودلیلنا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا
واجر من عمل بہا الی یوم القیامۃ فاباح لعلماء امتہ ان یبتدعوا کلما رأوہ
حسنا ویسنوہ وجعل لہم الاجر باتباعہم وانابہم من عمل بذلک" کہ ہماری دلیل
(کہ کل بدعت ضلالت نہیں ہے) یہ ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے
کوئی طریقہ پسندیدہ جاری کیا - اور اسپر لوگوں نے عمل کیا تو اسکو اس طریقہ کے

جاری کریگا اور جتنے لوگ اسپر عمل کرینگے سب کا ثواب بلا اسکے کہ ان عمل کرنیوالونکے ثواب مین سے کچھ کمی ہو ملیگا (یہ حدیث صحیح مسلم مین مروی ہے) تو آنحضرت نے اپنے علماء امت کیلئے یہ مباح کیا کہ وہ جس امر کو بہتر اور معروف (اور قوم کے لئے مفید) دیکھیں (اور مخالف شرع و اصول دین نہو) تو اوسے جاری کرین۔ اور انکو اس ابتداع کا ثواب ملیگا اور جو اوس پر عمل کریگا اوسے بہی ثواب ملیگا۔ اور آگے بعد کہتے ہین فانہ لو کان کل شیء ابتدعہ المسلمون یکون مذموما ولو فتح ہذا الباب لردت اقوال المجتہدین فی جمیع ما استنبطوہ من الشریعۃ واستحبوہ لکونہ لم یصرح بہ الشریعۃ ولا قائل بذلک فان رسول اللہ صلعم اباح لامتہ ان یسنوا ما راوہ حسنا الخ کہ بیشک ہر وہ شے جسے مسلمانون نے ابتداع کیا ہو۔ مذموم نہیں ہو سکتی۔ اور اگر یہ باب کہو لدیا جاسے تو پھر مجتہدین کے اقوال جسے اونہون نے شریعت سے استنباط کیا اور مستحب سمجہا ہے۔ اور شریعت نے اسکی تصریح نہیں کی ہے۔ اور نہ اس بارے مین کوئی قول وارد ہے۔ سب مردود ہو جاوینگے۔ حالانکہ ایسا کوئی نہیں کہتا ہے" اب مسلمانون کو مولود شریف کے کار خیر اور مستحسن و مستحب ہونے مین ہرگز کوئی شک نہ ہونا چاہئے۔

اب مین اس مضمون ایک حدیث شریف۔ قول رسول صادق مصدوق علیہ الصلوۃ والسلام پر ختم کرتا ہون۔ حضور ارشاد فرماتے ہین "ما راٰہ المومنون حسنا فہو عند اللہ" کہ جس امر کو مسلمانون نے مستحسن سمجہ لیا۔ وہ خداوند جل جلالہ کے نزدیک بہی

بہتر و مستحسن ہے۔ تو جب ذکر میلاد شریف میں شرعاً کوئی قباحت و معذوری نہیں لازم آتا بلکہ مستحب ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور پھر شرقاً و غرباً تمام دنیا کے مسلمانوں و عامہ متصوفین و محدثین بڑے بڑے علماء و فقہاء۔ اور خاصکر علمائے حرمین شریفین "" نے مستحسن باعث ثواب و حسنات دارین اور موجب برکات کونین سمجھ لیا تو وہ باقتضائے فرمان نبوی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) خدائے عزوجل کے نزدیک بھی کیوں بہتر اور بکار خیر نہو گا ضرور۔ اور ضرور خدا کے نزدیک بھی مستحسن ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز الرحمن۔

ہاں ہندوستان کے موجودہ طریقہ ذکر میلاد میں ذرا بے اعتدالی ضرور ہوتی ہے۔ مولود شریف میں ہر شخص کو ادب و تمیز سے حاضر ہونا اور باادب رہنا۔ اور مولود خوان کو صحیح صحیح روایات خلوص سے پڑھنا۔ اور حاضرین کو جی لگا کر سننا اور صلوٰۃ و سلام پڑھنا چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ وصلی اللہ علی حبیبہ و رسولہ والہ وصحبہ و صنیعہ و محبیہ و بارک وترحم وسلم

الراقــــــم

خادم قوم خاکسار "حسن" از بھلوا شریف

ضلع پٹنہ